ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

ڈاکٹر نعیمہ بی بی

ٹیچنگ اینڈ ریسرچ ایسوسی ایٹ شعبۂ اُردو، بین الاقوامی اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

ڈاکٹر محمد کامران شہزاد

وزٹنگ لیکچرار شعبۂ اُردو، یونیورسٹی آف سرگودھا

شاہ حسین

ایم فل اردو ریسرچ اسکالر، ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

ابتدائی اُردو جرائد: منظومات کا موضوعاتی مطالعہ

Dr.Naeema Bibi *
Teaching and Research Associate, Department of Urdu, International Islamic University Islamabad.
Dr .Muhammad Kamran Shahzad
Visiting Lecturer, Department of Urdu, University of Sargodha.
Shah Hussain
Scholar Mphil Urdu, Department of Urdu, Hazara University Mansehra

***Corresponding Author:** naeema.bibi@iiu.edu.pk

Early Urdu Journals: A Thematic Study of Poems

ABSTRACT

At the end of the nineteenth century and the beginning of the twentieth century, many Urdu journals were started. Among them are Makhzan, Zamana Dilgadaz, Adib, Ismat, Tahsib al-Nuswan and Ismat etc. The main aim of these journals was to improve society and create awareness and education among women. A variety of articles and reform stories along with many poems were published in these journals. These journals of the 20th century played their role for the reform and development of the society as much as possible. If we look at these poems in the wider context of Urdu poetry, then perhaps these poems will not be seen as having any prominent place, nor do

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-09

these poems have any significant artistic and intellectual importance. But nevertheless, these poems seem to promote their objectivity. Thematic analysis of these poems has been done in this paper.

Key Words: *Nineteenth century Urdu, Journals, Dilgadaz, Adib, Immat, Civilization.*

انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں بہت سے اُردو جرائد کا آغاز ہوا۔ جن میں مخزن، زمانہ، دلگداز، ادیب، عصمت، تہذیب النسواں اور عصمت وغیرہ شامل ہیں۔ ان جرائد کا بنیادی نکتہ نظر معاشرے کا سدھار اور عورتوں میں بیداری اور تعلیم کا شعور پیدا کرنا تھا۔ ان جرائد میں کئی طرح کے مضامین اور اصلاحی کہانیوں کے ساتھ بہت سی نظمیں اور غزلیہ شاعری بھی شائع ہوئی۔

ان جرائد میں بہت سے معروف وغیر معروف شاعر حضرات شاعری کرتے رہے ہیں۔ شعرا نے متنوع موضوعات کا سہارا لے کر اپنے جذبات و خیالات کو شاعری کے سانچے میں ڈھال کر پیش کیا۔ ان شاعروں میں مصطفائی خاتون، اثر برہ پوروی، قمر ہاشمی، خورشید آراء بیگم، بیگم بصیر صدیقی، آغائے خاکی قزلباش، حبیب صدیقی، بصیر صدیقی، عقیلہ بیگم، سید انیس احمد، مولانا ارشد تھانوی، عزیز بدایونی، رحمن کیانی، جام نوائی بدایونی، عرشیہ علوی، مہر النساء مہر، رفیہ انور امروہوی، صائمہ خیری، مینا زبیری، ماجد الباقری، جہاں آرا چودھری، دعا ڈبائیوی، مریم مدنی، جبریل صدیقی، آمنہ حزیں، نازش رضوی، سکندر جہاں بریلوی، نسیمہ صدیقی، عبیداللہ علیم، حنیف سعدی، بشیر فاروق، محمد مرغوب صدیقی، شوق ماہری، جوہر چانڈوی، مشتاق علی ہاشمی، زیب عثمانیہ، حسرت کمال، بشریٰ شمس، مشہود مفتی، صفیہ شمیم ملیح آبادی، عارف لکھنوی، نجمہ انوار الحق، اشرف فتح پوری، جمیل قریشی، ممتاز صنم، ڈاکٹر محمود الحسن، سرور انبالوی، خورشید بانو شمع، اسلام شبنم، ناصر زیدی، ناشاد، مسز الطاف حسین، ممتاز مدراسی، غلام السیدین نقوی، حمیدہ خانم، جہانگیر سعیدہ شمیم، وحشت، صفیہ نقوی، ثریا خانم، قاضی عباس حسین، آغا صادق، عبد العزیز خالد، صائمہ ناز انصاری، آر۔ کے۔ درخشاں، حرا شہزاد، فرزانہ پروین، سلیم شاہجہان، انعم مرزا شامل ہیں۔

ان جرائد میں لکھی جانے والی تمام نظمیں سادہ اور رواں ہیں۔ ان میں متنوع موضوعات پر منظومات، قطعات، رباعیات اور غزلیات تحریر کی گئیں۔ حمدیہ، نعتیہ، ملی، قومی اور اسلامی ہر موضوع پر نظمیں تحریر کی گئیں۔ یہ نظمیں اپنے اندر وسعت اور دلکشی لیے ہوئے ہیں۔ ان کا اسلوب ایسا ہے کہ کوئی بھی باآسانی انہیں سمجھ سکتا ہے۔ یہ نظمیں اپنی ہیئت اور مواد کے لحاظ سے عمدہ تحریر ہیں۔ اور اپنی منظر کشی اور جزئیات نگاری کی بدولت یہ نظمیں اعلیٰ کہی جاسکتی ہیں۔ ان شعری تخلیقات کی یہ خاصیت رہی ہے کہ ان کے موضوعات عام زندگی سے تعلق رکھتے ہیں

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-09
ماخذ تحقیقی مجلہ

اور ہر نظم کے اندر کوئی نہ کوئی مقصد پوشیدہ ہے۔ یہ مقصد قاری کو کامیاب زندگی گزارنے کے طریقے بتاتا ہے۔ یہ مقصدیت ان نظموں کی فنی ہیئت کو تو متاثر کرتی ہے۔ لیکن ان نظموں کے افادی پہلو سے انکار ممکن نہیں ہے۔ ان جرائد میں شامل کی جانے والی نظموں میں سے زیادہ تر حمدیہ اور نعتیہ کلام کے علاوہ اسلامی، قومی، ملی اور فطرتی موضوعات سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان نظموں کا مقصد خواتین کے اندر دینی اور ملی جذبات پیدا کرنا ہے۔ حمدیہ کلام میں بھی مختلف شاعروں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی ہے اور اللہ کو رب اللعالمین تسلیم کرتے ہوئے کہا ہے کہ بیشک وہی کارساز ہے۔ ان سب نظموں کی ہیئت یکساں ہے۔ ان نظموں میں ہیئت کا کوئی نیا تجربہ نظر نہیں آتا۔ شعرا نے سیدھے سادے انداز میں اللہ تعالیٰ سے اپنے عشق کا اظہار کیا ہے۔ صائمہ خیری کہتی ہیں کہ

جب سکون جاں کسی پہلو نہیں پاتی ہوں میں
ہاتھ پھیلائے ہوئے تیری طرف آتی ہوں میں
میں سوال عاجزی ہوں تیری رحمت بیشمار
اے خدائے پاک تیری رحمت بیشمار (۱)

اللہ تعالیٰ کی بابرکت ذات ہر جگہ موجود ہے۔ کائنات میں کوئی جا ایسی نہیں جہاں وہ موجود نہیں۔ ہر طرف اسی کے جلوے اور اسی کی تابانی ہے۔ کائنات کی ہر شے اس کی حمد و ثنا بیان کرتی ہے۔ ان نظموں کا مقصد اللہ عزوجل کی بڑائی اور پاکی بیان کرنا ہے اس کی ذات، صفات اور کمالات کو پیش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ وحدہٗ اور لاشریک ہے۔ اس کا کوئی ثانی نہیں۔ اس نے اپنے بندوں کو لازوال نعمتوں سے نوازرکھا ہے۔ لیکن انسان کے اندر اتنی طاقت نہیں کہ وہ اللہ کی ان نعمتوں کا شکر ادا کر سکے۔ اسلام شبنم اپنی حمد میں دعائیہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہیں۔

بندہ نوازیاں تری بے حدوبے حساب ہیں
اظہار شکر کے لیے میری ہے زندگی قلیل
امت ترے رسولؐ کی آپس میں ہے ستیزہ کار
دل کی کدورتیں مٹیں پیدا کر ایسی کچھ ایسی سبیل (۲)

اللہ تعالیٰ نے بھٹکتی ہوئی انسانیت پر رحم کھا کر ایک رسولان میں بھیجے جنھوں نے اپنی تعلیمات سے انسان کو تہذیب و تمدن سکھایا۔ ایک مسلمان کے لیے سب سے بڑی سعادت عشق رسولؐ ہے۔ شعراء نے رسولؐ سے محبت

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلّہ

کا اظہار مختلف پیرایوں میں کیا ہے۔ اور اپنے نعتیہ کلام کے ذریعے حضور نبی کریم ﷺ سے عشق ظاہر کیا ہے۔ عرشیہ علوی اپنی نعت میں نبی کریم ﷺ سے مخاطب ہو کر کہتی ہیں کہ

میری بے کسی پر فقط اک نظر ہو
شہنشاہ بطحا مجھے دیکھ لیجیے
تڑپتا ہے دل اور محروم آنکھیں
شہنشاہ والا مجھے دیکھ لیجیے (۳)

نبی کریم ﷺ کے دنیا میں تشریف لانے سے ہر طرف چھائی جہالت اور کفر کے اندھیرے چھٹ گئے۔ ہر طرف اجالا ہو گیا۔ اسلام کے نور سے جگ منور ہو گیا۔ آپ نے اپنی تعلیمات کے ذریعے اس جہالت کو ختم کیا اور اللہ تعالیٰ کی واحدانیت پر دنیا میں حکومت واقتدار کی اجازت دی۔ بیناز بیری کہتی ہیں کہ

ہر طرف باطل نظر آتا ہے کتنا سوگوار
مٹ گیا مٹی میں کفار عرب کا اقتدار
منہدم باطل کی اب ساری عمارت ہو گئی
فرش خاکی پہ صداقت کی حکومت ہو گئی (۴)

ایک مسلمان کی تڑپ اور سچی آرزو یہی ہے کہ اس کو مدینے کی ایک جھلک نظر آئے۔ تاکہ وہ اپنے محبوب کا دیدار کر سکے۔ مدینہ مسلمانوں کے جذبات کی آماجگاہ ہے۔ جہاں سر جھکاتے ہی تسکین اور راحت میسر آتی ہے۔ رفیہ انور امروہوی سرکار مدینہؐ سے مخاطب ہو کر فرماتی ہیں کہ

وہ گنبد وہ جالی وہ روضہ کا منظر
عجب دل ربا ہے بہار مدینہ
میرا سر ہو اور آستانہ نبی کا
مرے پاہوں اور راہ گزار مدینہ (۵)

ماہنامہ ”عصمت“ میں نعتیہ کلام کے ذریعے حضور نبی کریمؐ کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی۔ اور آپؐ کی زندگی کے تمام واقعات کو نعت کی شکل میں پیش کیا گیا۔ حضور سرور کونین ﷺ کو یہ شرف حاصل ہے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-09

کہ اللہ تعالیٰ نے معراج کے موقع پر نبی کریمؐ سے خود ملاقات کی اور انہیں سات آسمانوں کی سیر کرائی۔شعراء حضرات نے اس واقعے کو اپنی نعتوں میں متنوع طریقہ اظہار سے بیان کیا ہے۔نازش رضوی کہتی ہیں کہ

مجھے آجائے ایسی نعت گوئی
وہی لکھوں خدا جو بولتا ہو
میر سر پہ ہے سایہ پنجتن کا
کسی ظالم سے نازش خوف کیا ہو (۶)

ان جرائد میں شائع ہونے والی زیادہ تر نظمیں مذہبی اور اسلامی ہیں۔ جن کو تحریر کرنے کا مقصد معاشرے میں پھیلتی ہوئی گمراہی اور گناہ کو ختم کرنا تھا۔ انسانوں کی توجہ اس جانب مبذول کرانا تھا کہ مر کر انہیں آخرت میں رب کائنات کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔ نظم ''پیام آخرت''مسلمانوں کو آخرت کی جانب متوجہ کرتی ہے۔انسان دنیا میں جو بھی عمل کرے گا آخرت میں وہ اس کی جزا پائے گا۔ بیگم بصیر صدیقی اس نظم کے ذریعے سوئی ہوئی مسلمان قوم کو جگانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

ہیں بہت ایسے جو پھنس کر رہے اس میں غافل
ہے جنھیں چشم بصیرت وہ ادھر ہیں مائل
ہے یہ دارالعمل اور دوسری ہے دار جزاء
عارضی زیست ہے یہ اور وہاں رہنا ہے سدا (۷)

اسلامی تاریخ میں واقعہ کربلا کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ برعظیم پاک و ہند میں اس حوالے سے مرثیے کی صنف نے اتنی ترقی کی کہ اُردو ادب میں اعلیٰ پائے کے مرثیے تحریر کیے گئے۔ حضرت امام حسینؓ سے عقیدت کا اظہار کرنے کے لیے جہاں آرا چودھری نے ایک طویل نظم ''شہید کربلا سید نا حسین'' کے عنوان سے تحریر کی۔ جس میں واقعہ کربلا اور امام حسینؓ کی شہادت کے واقعے پر نگاہ ڈالی گئی ہے۔وہ لکھتی ہیں کہ

آہ اے کمبخت خونی دشمن پروردگار
بے ادب سفاک اے شمر لعین نابکار
اک چراغ ضوفشاں کو تو نے ٹھنڈا کر دیا
تیرے جی میں کیا سمائی آہ، یہ کیا کر دیا

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-09

فاطمی گلشن اجڑ کر رہ گیا گونا گہاں

سیدہ کے لال نے پائی حیات جاوداں (۸)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اس دنیا میں بھیجا ہے۔ انسان کائنات کی سب سے بڑی حقیقت اور راز ہے۔ انسان وہ ہے جس کو فرشتوں نے سجدہ کیا۔ انسان کو کائنات کی عظیم ترین مخلوق کا درجہ ملا۔ مسلمان مرد کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ صفات سے مزین کر کے دنیا میں بھیجا ہے۔ اور اس کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ لیکن مسلمان جو برصغیر میں انگریزوں کے آنے کے بعد بہت مخدوش حالت میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ دراصل بہت مجبور اور بے بس ہے وہ اپنے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ آغا قزلباش اپنی نظم "ہندوستانی فقیر کی صدا" میں ہندوستانی مسلمانوں کی حالت زار پر افسوس کرتے ہیں کہ یہ ایک دوسرے کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ ایک دوسرے کو سمجھنے کے بجائے دشمن کی مدد کرتے ہیں ایک دوسرے کو کاٹنا اور بحیثیت قوم عمل سے عاری ہونا مسلمانوں کا شیوہ ہے، مسلمان اس قدر مخدوش حالت میں اور بے بس ہیں کہ ہر کوئی انھیں ہی کاٹ کھاتا ہے وہ اپنی زمینوں اور اپنے ہی ملک میں بے بس کر دیے گئے ہیں، شاعر کہتے ہیں۔

کیا بات ہے اس دہر میں انصاف نہیں ہے

انصاف تو یہ ہے کوئی دل صاف نہیں ہے

ہم اپنی زمینوں سے بھی سیر ہو نہیں سکتے

ہم اپنے لیے تخم خورش بو نہیں سکتے (۹)

ان جرائد بطور خاص تہذیب النسواں، خاتون، سہیلی، اور عصمت میں سب سے زیادہ منظومات عورت کی بیداری اور حقوق نسواں کی حمایت میں لکھی گئی ہیں۔ عورت کی بیداری اور حقوق کی جنگ لڑنے کے لیے ان جرائد کا اجراء کیا گیا۔ ان نظموں کے ذریعے عورت کو نہ صرف اس کے حقوق سے آگاہ کیا گیا بلکہ اِس کو تمام حقوق دلانے کی ہر ممکن کوشش بھی کی گئی۔ ماہنامہ ''عصمت'' میں نظموں کے ذریعے عورت کو اس کی حدود سے آگاہ کیا گیا۔ جہاں جہاں عورت اپنی ڈگر سے ہٹتی محسوس ہوئی اس کی پر زور مخالفت کی گئی۔ ان نظموں کے ذریعے عورت کو اس کا منصب و مرتبہ بتایا گیا کہ کس طرح وہ معاشرے میں اپنا کردار بہتر طور پر ادا کر سکتی ہے۔ آغائے خاکی قزلباش عورت کا مرتبہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

میری معصوم بہنوں قوم کی عصمت ہو تم

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-09
ماخذ تحقیقی مجلہ

دین کے ایوان کی زیبائش وزینت ہو تم
خولہ کوئی، اسماء کوئی، زہراء کوئی
سچ تو یہ ہے مذہب اسلام کی حرمت ہو تم
فرض ہے تم پر کہ دیکھو قوم یہ رسوانہ ہو
نونہالانِ وطن میں فتنہ خو پیدا نہ ہو (۱۰)

ان منظومات کا مقصد عورت کو یہ ہمت دلانا ہے کہ جب تک وہ اپنے حق کے لیے آواز نہیں اٹھائے گی۔ زمانہ اسے روندتا چلا جائے گا۔ اس کی خاموشی اسے اس کے حقوق سے محروم کر رہی ہے۔ اس لیے اب اسے خاموش رہنے کے بجائے اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھانی ہے۔ عقیلہ بیگم اپنی نظم "اٹھ دختر اسلام" میں عورتوں کو تحریک دیتے ہوئے کہتی ہیں کہ وہ اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کریں ورنہ ان کی خاموشی انہیں تباہ وبرباد کردے گی۔ وہ کہتی ہیں کہ

اٹھ دختر اسلام یہ چپ کام نہ دے گی
اللہ کا نام لے۔ یہ چپ کام نہ دے گی
مردوں کو سبق ہمت و کوشش کا پڑھادے
ہرگز نہ لے آرام یہ چپ کام نہ دے گی (۱۱)

عورت باوفا پیکر ہستی ہے۔ زندگی کی تلخ حقیقتوں کا سامنا بڑی تن دہی سے کرتی ہے اور ہر مشکل سے گزرتی چلی جاتی ہے۔ عورت شوہر، گھر اور بچے کو اپنی ذات کا محور بنا کر تمام زندگی گزار دیتی ہے۔ مولانا ارشد تھانوی عورت کے اس پہلو پر نظم "غریب بیوی" میں کہتے ہیں کہ

سطح اونچی ہے تجھی سے اس کے احساسات کی
جادہ حق سے اسے ہٹنے نہیں دیتی کبھی

کرتی ہے پہلو بہ پہلو طے طریق زندگی
واقعی معنوں میں ہے اس کی رفیق زندگی (۱۲)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-09

سورۂ احزاب میں پردے کے احکامات بیان کیے گئے ہیں۔ رحمٰن کیانی نے اس سورۃ کو منظوم کر کے عورت کو پردے کی اہمیت سے آگاہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کی نظم میں کہا گیا۔

بنت مشرق تیری سنولائی جوانی کی قسم
جنسِ بازار ہیں افرنگ کے اصنامِ جمیل
بوالہوس جن کے خریدار ہوا کرتے ہیں
ناپ کر ساق و سریں دام ادا کرتے ہیں (۱۳)

عورت کی عزت و عفت اور عصمت پر متنوع اقسام کی نظمیں لکھی گئیں۔ جن کا مقصد عورت کی قربانیوں اور ہمت کو سلام پیش کرنا ہے۔ دعاڈبائیوی عورت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ

خودداری سے کام ہمیشہ، دل داری دل جوئی پیشہ
درد والم کی سہنے والی، غم میں ہمیشہ خوش رہنے والی
خانۂ دل کی زینت عورت
باعفت، باعصمت عورت (۱۴)

شعرا نے اپنی نظموں میں عورت کی اہمیت بتانے کے لیے مختلف تشبیہات و استعارات کا استعمال کیا۔ عورت کی اہمیت اور حقوق کے حوالے سے بہت بات کی گئی۔ عورت کو کائنات کا سب سے حسین پھول قرار دیا گیا۔ جس کا ذکر ہر آسمانی کتاب میں موجود ہے۔ عورت کے متعلق کہا گیا کہ یہ عورت ہی ہے۔ جو ہر روپ میں دھرتی کا مان ہے۔ عورت ماں کے روپ میں اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرتی ہے۔ یہ عورت ہی ہے جس نے پیغمبروں، اولیاء اللہ، اور بہادر فوجیوں کو جنم دے کر ان کی پرورش کی۔ انہیں عظیم انسان بنانے کی بھرپور کوشش کی۔ اس طرح عورت کی ہمت بڑھانے کے لیے مختلف مثالوں کے ذریعے واضح کیا گیا کہ عورت ہی مرد کو کامیاب بناتی ہے ان نظموں میں عورت کی تعریف کرتے ہوئے عظیم مقتدر خواتین کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان شعرا کے نزدیک عورت خدیجۃ الکبریٰ اور فاطمہ کی صورت میں ہو یا ملکہ سبا اور آسیہ کی صورت میں ہر رنگ میں عظیم ہے۔ عورت کی عظمت نظم "عورت نہیں تو کچھ بھی نہیں کائنات میں" اس طرح بیان کرتے ہیں۔

عورت کا ذکر آیۂ قرآن میں دیکھیے
بنت نبی کو دین کے عنواں میں دیکھیے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلہ

ملکہ سبا کو تخت سلماں میں دیکھیے
کم ہے کسی سے ذات وصفات میں
عورت نہیں تو کچھ بھی نہیں کائنات میں (۱۵)

ان نظموں کا مقصد عورتوں میں ان کے حقوق کے حوالے سے آگاہی پیدا کرنا ہے۔ عورت جس کا حق مرد نے غاصبانہ طور پر چھین رکھا ہے۔ بالخصوص مشرقی معاشرے میں عورت کو گھر کی باندی کی حیثیت حاصل ہے۔ وہ گھر میں صرف مرد کے بچے پال سکتی ہے اور اپنی زندگی گھر کے کاموں میں بسر کر دیتی ہے۔ عقیلہ بیگم نے ''حقوق نسواں'' کے عنوان سے اپنی نظم میں عورتوں کے جذبات کی عمدہ ترجمانی کرتے ہوئے کہا ہے کہ

پہلو میں دل نہیں ہے رگوں میں لہو نہیں
ہم عورتوں کو کوئی حق آرزو نہیں
آزادیٔ حیات سے ہوں مرد خوشہ چیں
ہم عورتوں کو کوئی حق اس امر میں نہیں
مردوں کے بچے پال کے کھانا پکائیں ہم!
سب عمر قید خانہ میں اپنی گنوائیں ہم (۱۶)

ان جرائد میں بیوہ عورت اور اس کی لاچارگی پر بھی بہت سی نظمیں تحریر کی گئیں۔ ہندوستانی معاشرے میں عورت کی بے چارگی کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ سسرال اور میکہ دونوں بیوہ عورت کو بوجھ سمجھتے ہیں۔ معاشرہ بیوہ عورت سے کوئی سروکار نہیں رکھتا۔ نظم ''بیوہ کی فریاد'' میں بیوہ عرتوں کے احساسات کی عمدہ ترجمانی کی گئی ہے۔

ایک دن وہ تھا کہ گلشن کا میں گویا پھول تھی
آج لیکن سب کی نظروں میں ہوں میں چولہے کی آگ
ساس نے گھر سے نکالا غیروں نے چھیڑا مجھے
باپ، ماں، بھائی مجھے دیکھ کر اب ہوتے ہیں آگ (۱۷)

اس طرح ان منظومات کے ذریعے عورت کی مظلومیت کو اجاگر کر کے اس کے حقوق کے لیے آواز بلند کی گئی۔ اسے اس حقیقت سے آگاہ کیا گیا کہ وہ اپنے آپ کو آزاد کرانے اور مردوں کے دوش بدوش چلنے کا ذمہ اٹھائے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-09
ماخذ تحقیقی مجلہ

گی تبھی وہ کامیاب ہو سکے گی۔ دنیا کی تمام رنگینی ورعنائی عورت ہی کے مرہون منت ہے۔ اس طرح ان نظموں کے ذریعے عورت کی مظلومیت کو اجاگر کیا گیا۔ اور عورت کے حق کے لیے آواز بلند کی گئی۔

ان جرائد میں کبھی کبھی معروف حضرات کا کلام بھی شائع ہوتا رہا جنھوں نے معاشرتی اصلاح میں نمایاں کردار ادا کیا۔ سید سلیمان ندوی کی نظم "قدیم وجدید طرز حکومت، انڈمنٹی بل اور رولٹ بل" اپنے معاصر حقائق کی عمدہ ترجمانی کرتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

ایک صاحب نے کہا مجھ سے کہ آئین کہن
منبع ظلم تھا اور مایۂ آلام و محن
نہ کوئی ملک میں قانون جہانبانی تھا
نہ حکومت کے تھے آداب و اصول حسن
نہ کمیشن سے کسی جرم کی تحقیق کا طرز
نہ شہادت سے کسی رائے کے اثبات کا فن
منھ سے جو بات نکلی ہے وہی ہوتی تھی
خواہ وہ عدل ہو یا غلطی کا مخزن
ملک میں گر کوئی قانون تھا نافذ تو فقط
ایک قانون تھا وہ حکم شہنشاہ زمن(۱۸)

ان منظومات کے ذریعے مسلمانوں کو بتایا گیا کہ مسلمان کا مقام کیا ہے؟ مسلمان نوجوان موت سے نہیں گھبراتا۔ بلکہ چیتے کی تیزی سے میدان میں اترتا ہے۔ اور شیر کی سی بہادری دکھا کر لڑتا ہے۔ مسلمان نوجوانوں کو ایسی جوشیلی نظموں کے ذریعے عملی طور پر آگے بڑھنے کا درس کئی شاعروں نے دیا ہے۔ نوجوان نسل جو قوم کی بقا ہیں۔ ان کا جوش و جذبہ قابلِ قدر ہے۔ زمانہ اب ان مسلمان نوجوانوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ انہوں نے مسلسل آگے ہی بڑھتے چلے جانا ہے۔ ان شعراء کے نزدیک نوجوان نسل ملت کو آگے بڑھانے کے لیے ہر قسم کی قربانی دیں گے اور ہر قسم کا کام کریں گے۔ ملت کو فائدہ پہنچا کر اپنے آپ کو خود کفیل بنائیں گے۔ ان نوجوانوں کے اندر محنت، جذبہ اور شوق موجود ہے۔ نظموں کے ذریعے مسلمان قوم کو متحد کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی اور کہا گیا کہ مسلمان قوم کو متحد ہو کر آگے بڑھنے کی اشد ضرورت ہے۔ سید مصطفیٰ ذہین اپنی نظم معلم اخلاق میں لکھتے ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-09

چاہتے ہو راحت و آرام تو محنت کرو
آپ ہی سب کام بن جائیں گے تم ہمت کرو
سوچو تم کیا کر رہے ہو اور تمھیں کرنا ہے کیا
عقل سے لو کام غور و فکر کی عادت کرو
عقل رکھ کر وقت کو دولت نہ سمجھو حیف ہے
عمر کو بے حاصلی میں اس طرح غارت کرو(۱۹)

شعرا کا مشاہدہ عام لوگوں سے گہرا ہوتا ہے۔ وہ اپنے ارد گرد بہت سی اشیاء کا باریک بینی سے مشاہدہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ دنیا کا حسن اسے سب سے منفرد نظر آتا ہے۔ وہ قدرت کی دلکشی و رعنائی سے متاثر ہوئے بنا نہیں رہ سکتا۔ ان جرائد میں اللہ کی قدرت اور فطرت پر متنوع منظومات تحریر کی گئیں۔ ان نظموں میں اللہ تعالیٰ کی صناعی و قدرت بدرجہ اتم موجود ہے۔ نظم "بدلی" میں بادلوں کی تصویر کشی اور منظر نگاری بہت عمدہ ہے۔ شاعر بادلوں کے گھِر آنے اور گھٹاؤں کے چھا جانے کا منظر خوبصورتی سے پیش کرتے ہیں۔ بادل کے گھِر آنے سے ہر شے نکھر جاتی ہے۔ ہر چیز پر خوبصورتی چھا جاتی ہے۔ شاعر بارش کو تبدیلی کا پیغام کہتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

کہاں وہ موسمِ گل، جس نے پھولوں کی قبا بدلی
چمن کے چہچہے بدلے تو غنچوں کی صدا بدلی
بدل ڈالے طرارے آہوؤں نے کوہ و صحرا میں
چمن میں بلبلِ مجبور نے اپنی نوا بدلی (۲۰)

"ادیب" میں بہت سی نظمیں قدرت کی دلکشی و رعنائی کو بیان کرنے کے لیے تخلیق کی گئیں۔ مظاہرِ قدرت پر نظمیں تحریر کی گئیں جیسے نظم سیر دریا میں سید محمد فاروق لکھتے ہیں۔

سیر دریا لطف کشتی اور گھٹا چھائی ہوئی
بڑھ چلی حد سے جوانی جوش پر آئی ہوئی
دستہائے گل سے کشتی کو بنا کر مہر گل
لے چلا تفریح کو عہد شباب اور عہد گل
بوئے گل کے مختلف کپڑے بدلتی ہے نسیم

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلہ

پنکھیاں پھولوں کی گویا منہ پہ جھلتی ہے نسیم (۲۱)

ان جرائد میں قدرتی موضوعات پر وہ نظمیں تحریر کی گئیں۔ جن کا ہماری معاشرت و ثقافت سے بہت گہرا تعلق ہے۔ کھیت، کھلیان، پھل، پودے، ہوا سب موضوعات عام سے ہیں۔ لیکن ان عنوانات کے تحت بہت عمدہ نظمیں تخلیق کی گئیں۔ ماجد الباقری اپنی نظم "ہوا" میں ہوا کی تاثیر، خوبصورتی اور ہوا کی افادیت بیان کرتے ہیں اور منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

پتوں سے رنگ، پھول سے خوشبو نظر سے نور
موسم کے ساتھ کہتے ہو کیا لے گئی ہوا
پتا تھا کبھی اب تو اضافہ ہوں خاک میں
جس سمت چاہا اڑا لے گئی ہوا (۲۲)

نجمہ انوار الحق نے اپنی نظم "راوی کے کنارے" میں دریائے راوی کے ارد گرد کے مناظر کو جزئیات کی تفصیل سمیت بیان کیا ہے۔ یہ نظم تشبیہات و استعارات اور منظر نگاری کے لحاظ سے اعلیٰ فنی نظم کہی جاسکتی ہے۔

پر کیف مناظر ہیں، طرب بیز ہوائیں
خوشبوئیں لٹاتی ہیں فسوں خیز ہوائیں (۲۳)

بعض نظمیں متفرق موضوعات پر بھی تحریر کی گئیں یہ آزاد منظومات تھیں ۔اور ان کے متنوع موضوعات تھے۔ ان موضوعات کا تعلق کہیں شاعر کے ذاتی خیالات و تصورات سے تھا تو کہیں معاشرے میں ہونے والا جبر و ستم انہیں مجبور کرتا کہ وہ اپنی شاعری میں غریب طبقے کی نمائندگی بھی کریں۔ ان منظومات کے ذریعے بتایا گیا کہ نئے دور کا انسان کسی نئے زمانے کا منتظر ہے۔ ایسا زمانہ جہاں امن و آشتی ہو گی۔ جہاں انسان کی انسانیت ختم نہیں ہو گی۔ جہاں راستہ بھٹکنے والے بھی منزل مقصود پر پہنچ جائیں اور کوئی انسان اکیلا نہ ہو۔ حرا شہزاد کی نظم "آج اور کل" آج کے انسان کی تنہائی کا المیہ ہے۔ اپنی نظم میں وہ کہتی ہیں کہ

آج اور کل
آج میں بے بس تنہا ہوں
کل تم بھی تنہا رہ جاؤ گے
آج وقت تمہارے ساتھ ہے لیکن

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-09
ماخذ تحقیقی مجلہ

کل تم پیچھے رہ جاؤ گے (۲۴)

فرزانہ پروین اپنی نظم "ماں آجاؤ تم" میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے کہتی ہیں کہ

ماں آجاؤ تم
میرے پاس کہ میں
تنہا ہوں
میں (۲۵)

عورت کی مظلومیت اور بے بسی کو مد نظر رکھتے ہوئے آغا صادق اپنی آزاد نظم "دیکھ عورت کا یہ کردار بلند" میں عورت کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

قرن ہا قرن سے مظلوم رہی ہے لیکن
اب نہ یہ کہنا
کہ بزدل ہے یہ
ناقص العقل ہے یہ
وفادار نہیں
حق و انصاف کا خون اب نہ گوارا ہو گا (۲۶)

بیسویں صدی کے آغاز میں ان جرائد نے جتنا ممکن ہو سکا معاشرے کی اصلاح و ترقی کے لیے اپنا کردار ادا کیا۔ ان نظموں کو اُردو شاعری کے وسیع تناظر میں دیکھیں تو شاید یہ نظمیں کسی نمایاں مقام کی حامل نظر نہیں آئیں گی اور نہ ہی ان نظموں کی کوئی نمایاں فنی و فکری اہمیت نظر آتی ہے۔ لیکن بہر حال یہ نظمیں اپنی مقصدیت کی عمدہ ترویج کرتی ضرور نظر آتی ہیں۔ ان نظموں میں گل و بلبل، زلف و سنبل، ساغر و دل جیسے استعارے نہیں ہیں۔ روایتی غزلیہ شاعری کی نسبت یہ نظمیں مقصدی ہیں۔ طبقہ نسواں کے لیے چھوٹی چھوٹی نظمیں لکھی گئیں۔ یہ نظمیں زیادہ اشعار پر مشتمل نہیں تھیں۔ لیکن ان کے متنوع موضوعات اور ان کی افادیت کے پیش نظر ان نظموں کی افادیت سے انکار ممکن نہیں ہے۔

حوالہ جات

۱۔ صائمہ خیری، "تیری رحمت بے شمار" عصمت، (دہلی: عصمت بکڈپو) جون ۱۹۱۰ء، ص ۳۲۷۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-09

۲۔ اسلام شبنم، ”بحضور ربّ جلیل“، تہذیب النسواں، (لاہور: دالاشاعت پنجاب) جولائی ۱۹۱۸، ص ۵۔

۳۔ عرشیہ علوی، ”نعت“، زمانہ، (کانپور: دفتر نیازمانہ نیا چوک) فروری ۱۹۱۶، ص ۸۲۔

۴۔ مینا زبیری، ”ولادت باسعادت“، مخزن، (دہلی: مخزن پریس) مارچ ۱۹۱۷، ص ۱۱۵۔

۵۔ رفیہ انور امروہوی، ”آرزوئے حضوری“، تہذیب النسواں (ایضاً)، مئی ۱۹۱۳ء، ص ۲۳۹۔

۶۔ نازش رضوی، ”نذرانہ نعت“، سہیلی، (امرت سر: عرفان ایڈیٹرز) مئی ۱۹۱۶ء، ص ۲۱۔

۷۔ بیگم بصیر صدیقی، ”پیام آخرت“، دلگداز، (لکھنؤ: دلگداز پریس) مئی ۱۹۱۴ء، ص ۲۰۷۔

۸۔ جہاں آرا چودھری، ”شہید کربلا سیدنا حسین“، عصمت، ایضاً، جون ۱۹۱۶، ص ۲۸۸۔

۹۔ آغا قزلباش، ہندوستانی فقیر کی صدا، مخزن، ایضاً، نومبر ۱۹۰۶، ص ۵۲۔

۱۰۔ آغائے خاکی قزلباش، ”قومی بہنوں سے“، زمانہ، ایضاً، مئی ۱۹۱۴ء، ص ۲۱۸۔

۱۱۔ عقیلہ بیگم، ” اٹھ دختر اسلام“، تہذیب النسواں، ایضاً، جون ۱۹۱۶ء، ص ۲۵۲۔

۱۲۔ مولانا ارشد تھانوی، ”غریب بیوی“، عصمت، ایضاً، فروری ۱۹۱۶ء، ص ۸۹۔

۱۳۔ رحمان کیانی، ”قرآن اور نئی عورت“، عصمت، ایضاً، جنوری ۱۹۱۷ء، ص ۲۵۔

۱۴۔ دعاڈبائیوی، ”عورت“، ادیب، (الہ آباد: انڈین پریس) جولائی ۱۹۱۶، ص ۴۷۔

۱۵۔ سکندر حیا بریلوی، ”عورت نہیں تو کچھ بھی نہیں کائنات میں“، عصمت، ایضاً، جولائی ۱۹۱۸ء، ص ۲۸۔

۱۶۔ عقیلہ بیگم، ”حقوق نسواں“، تہذیب النسواں، ایضاً، مئی ۱۹۲۰ء، ص ۳۱۔

۱۷۔ ناشاد، ”بیوہ کی فریاد“، سہیلی، ایضاً، اگست ۱۹۱۹ء، ص ۵۶۔

۱۸۔ سید سلیمان ندوی، قدیم وجدید طرز حکومت، انڈمنٹی بل اور رولٹ بل، جریدہ زمانہ، ایضاً، دسمبر ۱۹۰۸ء، ص ۵۳۔

۱۹۔ سید مصطفی ذہین، معلم اخلاق، زمانہ، ایضاً، مارچ ۱۹۰۹، ص ۱۸۷۔

۲۰۔ مصطفائی خاتون، ”بدلی“، مخزن، ایضاً، جنوری، ۱۹۱۴ء، ص ۳۱۔

۲۱۔ سید محمد فاروق، سیر دریا، ادیب، ایضاً، جنوری ۱۹۱۱ء، ص ۴۹۔

۲۲۔ ماجد الباقری، ”ہوا“، عصمت، ایضاً، مارچ ۱۹۱۷ء، ص ۱۲۷۔

۲۳۔ نجمہ انوار الحق، ”راوی کے کنارے“، سہیلی ایضاً، اپریل ۱۹۱۹ء، ص ۳۰۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-09
ماخذ تحقیقی مجلہ

۲۴۔ حرا شہزاد، ''آج اور کل''، زمانہ، ایضاً، مارچ ۱۹۰۸ء، ص ۵۔

۲۵۔ فرزانہ پروین، ''ماں آجاؤ تم''، مخزن، ایضاً، مارچ ۱۹۲۱ء، ص ۵۔

۲۶۔ آغا صادق، ''دیکھ عورت کا یہ کردار بلند''، دلگداز، ایضاً، جولائی ۱۹۲۰ء، ص ۳۶۔